سوال

(406)حج اور عمرہ میں نیت کے الفاظ سے ادائیگی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عمرہ یا حج یا طواف وسعی بیت حرام کے ادا کرنے کے لیے نیت کو الفاظ میں ادا کرنا جائز ہے؟ نیت کے الفاظ استعمال کرنا کس وقت جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز، طہارت، روزہ یا کسی بھی دوسری عبادت میں نیت کی الفاظ سے ادائیگی ثابت نہیں ہے حتیٰ کہ حج اور عمرہ میں بھی ثابت نہیں ہے اور نہ آپ نے صحابہ کرام میں سے کسی کو اس کا حکم دیا۔ زیادہ سے زیادہ اس سلسلہ میں جو ثابت ہے وہ یہ کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا نے جب یہ عرض کیا کہ ان کا حج کا ارادہ ہے لیکن وہ بیمار ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(حجی واشترطی' ان محلی حیث حبستنی "فان لک علی ربک ما استثنیت") (صحیح البخاري' النکاح' باب الاکفار فی الدین' ح: 5089 وصحیح مسلم' الحج' باب جواز اشتراط المحوم' ح: 1207 وسنن النسائی' مناسک الحج' باب کیف یقول اذا اشترط' ح: 2767)

''حج کرو اور ساتھ یہ شرط عائد کر لو کہ میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں تو مجھے روک لے گا اس طرح تو نے جو شرط کر لی تھی وہ اب تیرے لیے تیرے رب کے ذمے ہوگی۔''

اور یہ کلام زبان ہی سے تھا کیونکہ عزم حج نذر کی طرح ہے اور نذر زبان سے ہوتی ہے، اس لیے کہ اگر انسان محض دل میں نذر کی نیت کرے تو یہ نذر نہ ہوگی۔ اور جب حج کو آدمی شروع کر دے تو اسے پورا کرنا اسی طرح لازم ہے جس طرح نذر کو پورا کرنا لازم ہے تو یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضباعہ کو حکم دیا کہ وہ اپنی زبان سے اس شرط کو بھی ذکر کریں کہ اگر مجھے رکاوٹ نے روک لیا تو میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں مجھے تو روک لے گا اور حدیث سے جو یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اتانی اللیلة ات من ربی فقال: صل فی ہذا الوادي المبارک' وقل عمرة فی حجة او عمرة وحجة) (صحیح البخاري' الحج' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم العقیق واد مبارک' ح: 1534' والاعتصام' باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم وحض علی اتفاق اہل العلم الخ' ح: 7343)

''آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا (جبریل علیہ السلام) آیا اور اس نے کہا: کہ اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو: عمرہ حج میں (داخل) ہے یا یہ کہا کہ کہو: حج اور عمرہ (ایک ہی احرام سے ادا کروں گا۔)''

تو اس کا یہ معنی نہیں کہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرے۔ اس کا معنی صرف یہ ہے کہ تلبیہ میں حج کا ذکر کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے الفاظ کے ساتھ نیت نہیں کی تھی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک : ج 2 صفحہ 290

محدث فتویٰ